113110 ـ ايك بچے كو دودھ پلانے كے بعد طلاق اور دوسرى شادى سے اولاد ميں رضاعى رشتہ

سوال

عورت نے ايك مرد سے شادى كى اور اس كا ايك بيٹا پيدا ہوا اس كے ساتھ اس نے كسى دوسرے بچے كو دودھ پلايا اور دو برس كے دوران ايك بار سے زيادہ ايسا ہوا، پھر اس كے خاوند نے اسے طلاق دے دى اور اس نے كسى دوسرے مرد سے شادى كر لى اور اس سے اس كے بيٹے اور بيٹياں پيدا ہوئيں، اور اس كے پہلے خاوند نے بھى كسى اور عورت سے شادى كر لى اور اس سے بيٹے اور بيٹياں ہوئيں سوال يہ ہے:
جب يہ رضاعت صحيح ہو تو اس رضاعى بچے كے رضاعى بھائى كون ہونگے اس عورت كى دوسرے خاوند سے اولاد يا كہ اس شخص كى دوسرى بيوى سے جو اولاد ہے ؟
دوسرا سوال:
دودھ پلانے والى عورت كے صرف والد كى جانب سے بہن اور بھائى ہيں، كيا يہ اس رضاعت سے رضاعى ماموں اور خالہ شمار ہونگے ؟
اس طرح وہ بچہ ان سے سلام لے سكتا ہے اور ان سے مصافحہ كر سكتا ہے اور ان سے مل سكتا ہے ؟
اس دودھ پلانے والى عورت كى ماں ہے كيا يہ اس كى رضاعى نانى بن جائيگى، اور كيا اس كے ليے اس سے مصافحہ اور سلام كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

جب بچہ يا بچى كسى عورت كا دودھ چھڑانے كى عمر سے قبل پانچ رضاعت دودھ پى لے تو وہ اس كا رضاعى بيٹا بن جائيگا اور اس كا خاوند جس كى وطئى كى وجہ سے يہ دودھ آيا تھا وہ اس كا رضاعى باپ بن جائيگا، اس ميں مشہور آئمہ كا اتفاق ہے.

اور جب مرد اس بچے كا رضاعى باپ بن گيا تو اس كى سارى اولاد اس بچے كے بہن بھائى ہوئے، چاہے وہ اولاد اس بچے كى رضاعت سے قبل پيدا ہوئے ہوں يا اس كى رضاعت كے بعد اور چاہے وہ دودھ پلانے والے بيوى سے ہوں يا اس كے علاوہ كسى دوسرى بيوى سے.

اسى طرح وہ عورت بچے كى رضاعى ماں بن گئى اور اس كى سارى اولاد اس كے رضاعى بہن بھائى ہوئے، چاہے وہ

رضاعت سے قبل پیدا ہوئے یا بعد میں، اور چاہے وہ اس خاوند سے نکاح کے وقت ہوئے جس کا وہ دودھ تھا یا اس کے علاوہ کسی دوسرے سے شادی کے بعد.

اس سے آپ یہ جان سکتی ہیں کہ عورت کی دوسرے خاوند سے پیدا ہونے والی اولاد، اور اس کے پہلے خاوند کی دوسری بیوی سے پیدا ہونے والی اولاد یہ سب اس بچے کے رضاعی بہن بھائی ہیں.

دوم:

دودھ پلانے والی عورت کی بہنیں اور بھائی دودھ پینے والے بچے کی رضاعی خالہ اور ماموں شمار ہونگے، چاہے وہ دودھ پلانے والی عورت کے سگے بہن بھائی ہوں یا صرف باپ کی جانب سے یا صرف ماں کی جانب سے.

سوم:

دودھ پلانے والی عورت کی ماں بچے کی رضاعی نانی بن جائیگی.

رضاعی بہن بھائی اور خالہ اور ماموں اور نانی کے لیے اس بچے سے ملنے اور اس سے مصافحہ کرنے اور اس کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب مرد اور عورت دودھ پینے والے بچے کے رضاعی والدین ہوئے تو ان دونوں کی ساری اولاد اس کے رضاعی بہن بھائی ہوئے چاہے وہ صرف باپ سے ہوں یا صرف ماں سے، یا دونوں سے، یا ان دونوں کی رضاعی اولاد ہو، تو وہ بھی اس دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بہن بھائی بن جائیگے.

حتی کہ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں تو ایک بیوی نے اس بچے کو دودھ پلایا اور دوسری نے ایک بچی کو تو وہ دونوں آپس میں رضاعی بہن بھائی ہونگے، اور ان میں سے کسی کے لیے دوسرے سے شادی کرنا جائز نہیں، اس میں آئمہ اربعہ اور جمہور مسلمان علماء کا اتفاق ہے.

یہ مسئلہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

" جفتی ایک ہے، یعنی ان عورتوں سے وطئی کرنے والا ایک شخص ہے جس کی بنا پر دودھ آیا ہے "

مسلمانوں کے اس اتفاق میں کوئی فرق نہیں کہ جن بچوں نے بچے کے ساتھ دودھ پیا ہے اور جو اس رضاعت سے قبل یا بعد پیدا ہوئے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں اس میں مسلمانوں کا اتفاق ہے.

جب ایسا ہی ہے تو پھر عورت کے سب قریبی رشتہ دار دودھ پینے والے بچے کے رضاعی رشتہ دار ہونگے، اس عورت کی اولاد اس کے بھائی، اور اس عورت کی اولاد کی اولاد اس کے بھائی کی اولاد ہو گی، اور عورت کے ماں باپ اس کے دادے نانے، اور اس عورت کے بہن اور بھائی اس بچے کے ماموں اور خالہ، یہ سب اس پر حرام ہونگے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 32).

واللہ اعلم .